انمول موتی

(توبہ - علم و عمل - اخلاص تا حیات)

از قلم

ابو حذیفہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توبہ برائے حقوق العباد

- ایک دعا جو آخرت کے قریب ہونے کا احساس دل میں پیدا کرتی ہے۔
- ایک دعا جس کا نعم البدل ممکن نہیں۔
- ایک دعا قیامت کے لمحات کو سہل ترین بنانے والی
- ایک دعا جنت دلانے والی
- ایک دعا رب سے ملانے والی

دعا

☆ یا اللہ جس نے بھی آج تک مجھے کوئی تکلیف پہنچائی ہے میں نے اسے معاف کر دیا
یا اللہ پاک آپ بھی معاف کردیجیے۔

☆ یا اللہ جس کو بھی آج تک میں نے کوئی تکلیف پہنچائی ہے، پہلے آپ مجھے معاف کردیجیے
پھران کے دلوں میں ڈال دیجیے کہ وہ بھی مجھے معاف کردیں۔

☆☆☆

علم و عمل

دنیا کی اہمیت

- دنیا کی چیزیں ملنے پہ خوش نہ ہوں.
- دنیا کی چیزیں چھننے پہ رنج نہ ہو.

دینی محنت کے اصول

- دین کا کام کرنے میں کوئی واہ واہ کرے تو خوش نہ ہوں.
- دین کا کام کرنے میں کوئی برا بھلا کہے تو رنج نہ ہو.

بائیں ہاتھ کے کام

- طہارت یعنی استنجاء وغیرہ
- ناک صاف کرنا
- پاؤں دھونا اور خلال
- جوتا اٹھانا

- پہلے کی کمی کوتاہی پہ استغفار ہو.
- دائیں ہاتھ کا محتاط استعمال ہو.

☆ چھ کام کی پابندی

- تہجد.....تسبیحات.....تکبیر اولیٰ (ان کی پابندی پہ مزید تین کی توفیق ملے گی)
- امیر کی اطاعت........ساتھیوں کی برداشت........نظروں کی حفاظت
- پہلے تین کام نہ کرنے والے کی دعوت سے شر پھیلتا ہے، بھلائی نہیں.

☆ غسل ولباس

- عورت غسل کے بعد پہلے " اوپر " کا لباس پہنے.
- مرد غسل کے بعد پہلے "نیچے" کا لباس پہنے.

☆ جنوب کے کام

- طہارت
- غسل کرنا
- تھوکنا یا وضو کرنا
- کپڑے تبدیل کرنا

☆ سوتے وقت کے کام

- تہجد کی نیت
- سب کو معاف کرنا (جنت کی بشارت ہے اس عمل پہ)
- اعتکاف کی نیت

☆ جاگتے وقت کے کام

- کلمہ طیبہ اور جاگنے کی دعا پڑھنا - دونوں ہاتھ دھونا
- آنکھیں ملنا (دونوں ہاتھ کی پہلی انگلی سے, آدھی موڑ کر پچھلی جانب سے)
- پانی پینا مسنون طریقہ سے (600 شہیدوں کے برابر اجر ہے اس عمل پہ)

☆ نسخہ برائے زیارت / دیدار نبی ﷺ

- جزالله عنا محمدما هو اهله (300 مرتبہ روزانہ سوتے وقت)

☆ اللہ پاک سے گمان

- جب بندہ اللہ پاک کو راضی کرتا ہے تو بندہ کے دل میں خیال آنے پہ اللہ پاک وہ چیز دینے کا فیصلہ فرماتے ہیں. ہاتھ اٹھانے اور مانگنے سے پہلے عطا کرتے ہیں. کبھی اللہ پاک بغیر تمنا کے بھی ہر ضرورت پوری فرماتے ہیں.

☆ دینی طرز محنت

- ایک ہے دکان کی چیزیں لانا , دوسری محنت اُن کو استعمال کرنا. ایک دین ہے , ایک دین کی محنت ہے.

☆☆☆☆☆☆☆☆

 اے دنیا کے پاگلو....اس جماعت کو اللہ کے ولی کہتے ہو یہ آپ کی کم سوچ ہے یہ تو ولی بنانے والی جماعت ہے.آ ؤتم بھی ولی بننے والے کام کرو,ولی نہیں بلکہ ولی بنانے والے بن جاؤ گے جیسے نبیوں نے اپنی طرف نہیں بلایا بلکہ اللہ کی طرف طرف رجوع کیا,جو اللہ سے مل گیا وہ سب کچھ بن گیا.

☆☆☆☆☆☆☆☆
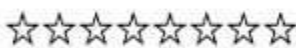
دعوت - مقاصد واصول

- بے طلب میں "طلب" پیدا کرنی ہے۔
- طلب والوں میں "تڑپ" پیدا کرنی ہے۔
- کسی کو ٹوکنا نہیں ہے۔
- کسی کے آرام اور عبادت میں خلل نہیں ڈالنا۔
- چوکنا رہنا ہے۔
- ہشاش بشاش رہنا ہے۔
- بحث سے بچنا ہے۔
- تھکنا بھی ہے، دوسروں کو تھکانا بھی ہے۔
- نکلو گے تو نکالو گے ورنہ نکالے جاؤ گے۔
- لگے رہو گے، لگی رہے گی..لگی رہے گی تو لگاتے رہو گے۔
- اُمت کا غم ہے، ملے جتنا کم ہے، یہ تو زمانہ نہیں جان پائے گا۔
- کلمہ بیج ہے، رات کا رونا اس کا پانی ہے۔

گشت اس کا ہل ہے، ہدایت اس کا پھل ہے۔

خود بھی کھاؤ، دوسروں کو بھی کھلاؤ۔

☆☆☆☆☆

متکلم کی بات

السلام علیکم ؛ ہم مسجد سے دین کی نسبت سے ملنے آئے ہیں.

جب دو مسلمان سلام کے بعد ہاتھ چھوڑتے ہیں تو اللہ پاک ان کے چھوٹے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں. اور بڑے گناہوں پہ معافی مانگنے کی توفیق اللہ پاک دیتے ہیں. ہم سب نے کلمہ پڑھا ہے... لا اله الا الله.. محمد الرسول الله

عالم ارواح میں ہم سب نے اقرار کیا تھا کہ :

"اللہ پاک کے احکامات اور نبی ﷺ کے طریقوں کے مطابق زندگی گزاریں گے."

یہ سبق یاد دلانا ہے.

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

اعلان

دوستو.. بزرگو

دین کے بارے میں ایک اہم اعلان سنیے

دین کیا ہے؟

اللہ پاک کے احکامات اور نبی ﷺ کے طریقے میری,آپ کی بلکہ قیامت تک آنے والے آخری انسان کی زندگی میں کیسے آئیں گے....اس کے لیے ایک زبردست محنت کی ضرورت ہے.اسی بارے میں دین ایمان اور یقین کی بات ہوگی.

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

بارہ اہم کام

☆ چار کام (زیادہ)

- دعوت الی اللہ — اللہ کی طرف بلانا , خیر کی طرف بلانا
- سیکھنا سکھانا — تبلیغ کا کام سیکھنا وغیرہ
- ذکر وعبادت — تہجد,اشراق,چاشت,اوابین اور تلاوت کا اہتمام
- خدمت — بزرگوں کی , ساتھیوں کی.

☆ چار کام (کم)

- کم کھانا
- کم سونا
- کم بات کرنا
- کم مسجد سے باہر جانا

☆ چار کام (نہیں کرنے)

- دل کی تمنا اور زبان کا سوال اللہ کے سوا مخلوق سے نہ کرنا
- فضول خرچی نہ کرنا (یعنی میانہ روی اختیار کرنا)
- کسی کی بھی چیز بغیر اجازت کے استعمال نہ کرنا.

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

تسبیحات کا مفہوم

□ سبحان اللہ — کھوٹ تجھ میں کوئی نہیں.

□ الحمد اللہ — خوبیاں ساری تجھ میں ہیں.

□ لا الہ الا اللہ — تجھ سے ہی جی لگانا ہے.

تیری ہی مان کے چلنا ہے.

تجھ کو ہی راضی کرنا ہے.

□ اللہ اکبر — بڑائی ساری تجھ میں ہے.

آپ میری سوچ سے بھی زیادہ بڑے ہیں.

مخلوق کے چھوٹا ہونے کی کوئی حد نہیں.

□ سبحان ربی العظیم — پاک ہے میر ا رب بزرگی والا

□ سبحان ربی الاعلیٰ — پاک ہے میرا رب بلند شان والا

□ سمیع اللہ لمن حمیدہ — سنتا ہے اللہ جو اس کی تعریفیں کرتا ہے

☆☆☆☆☆

اللہ پاک گھر بیٹھے نہیں ملتا

ایک شخص جنگل میں اللہ اللہ کررہا تھا.اُن کے لیے آسمان سے کھانے کا دسترخوان اترتا تھا.وہ اُن سے کھا لیتا تھا.اپنی عبادت میں مشغول تھا.اُس وقت میں ایک بادشاہ تھا.اپنے بیٹے کو مدرسہ میں داخل کرایا.قاری صاحب نے کہا کہ میں آپ کے بیٹے کو نہیں پڑھا سکتا.یہ اپنے آپ کو بادشاہ کا بیٹا سمجھ کر چلے گا.یہاں میرے پاس سب غریب امیر ایک جیسے ہیں.ایک شرط ہے.ان کی میں آزمائش کرونگا.اگر اس نے صحیح نکلا تو ہر بات کو مانے گا تو پھر میں پڑھاؤں گا.بادشاہ کے بیٹے اور بادشاہ نے آپس میں بیٹھ کر طے کیا کہ ان شاءاللہ ہم اس کے لیے تیار ہیں. غالباً پہلی بات آپ کے بیٹے کو سارے بچوں کے جوتیوں کے پاس بیٹھنا ہو گا.اپنی پہلی حیثیت کو مٹانا پڑے گا. قصہ مختصر ایسے ہی کرتے کرتے استاد اُس کو قریب کرتا گیا.علم حاصل کیا پھر اس نے بہت سے مدرسے بھی بنوائے اور اللہ اللہ کرنے لگا.اپنے محل میں سورہا تھا رات کو کچھ آدمی کی چھت پہ چلنے کی آواز سن کر پوچھا کیا کررہے ہو؟ اُنہوں نے کہا ہمارا اونٹ گم ہوگیا تلاش کررہے ہیں.بادشاہ نے کہا اونٹ محلات کے اوپر آپ کو ملے گا.اُنہوں نے کہا اونٹ اگر اس طرح نہیں ملے گا تو اللہ بھی گھر بیٹھے نہیں ملے گا.وہ بادشاہ یہ بات سن کر جنگل میں سفر کیا.اُس شخص تک پہنچا جو جنگل میں اپنی عبادت کررہا تھا.یہ بھی اُن کی سائیڈ میں بیٹھ کر اللہ اللہ کرنے لگا.جب کھانے کا وقت ہوا پہلے والے شخص کے پاس معمول کے مطابق سنگل دسترخوان پہنچا اور بعد والے کے پاس ڈبل چیزیں. پہلے والے کو افسوس ہوا.اللہ کو فریاد کیا یہ کیا ماجرا ہے؟میں کافی دنوں سے آپ کی عبادت کرنے والا اور یہ آج آیا ہے اور آج ہی اس کو میرے سے زیادہ اکرام ہورہا ہے.غیبی آواز آئی تم تو عام آدمی تھا یہ تو اپنی بادشاہی چھوڑ کر آیا ہے.یہ سن کر اپنے آپ کو ملامت کی اور اپنے آپ کو مخاطب کرکے کہا کہ میں ابھی بھی دیکھا دیکھی پہ چل رہا ہوں,سمجھنے سے پہلے فیصلہ کررہا ہوں.ہر بات اللہ بہتر جانتا ہے.میں کچھ نہیں میرا کچھ نہیں,سب کچھ تُو ہے.

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

اللہ پاک کا تعلق ملنا بڑی سعادت

یا اللہ میں کچھ نہیں میرا کچھ نہیں سب کچھ تُو ہے. تیرے لیے کوئی مشکل، مشکل نہیں. سخت مشکل کام بھی تیرے لیے آسان ہے. اور میرے لیے آسان کام بھی مشکل ہے. جب تک تُو بھلائی کا فیصلہ نہ فرمائے. یا اللہ اگر میری قسمت میں بھلائی، پھر بھی بھلائی کا فیصلہ کر دے. تیرے سے کوئی پوچھنے والا نہیں. تُو تو کریموں کا کریم ہے. کریم اس کو کہتے ہیں جو گناہ گار یا مجرم اس کی پکڑ میں آجائے اس کی خالی معافی نہیں کرتا بلکہ جتنے گناہ ہیں اتنی نیکیاں عطا کرتا ہے. یا اللہ تُو تو وہی ہے. اور تیرے سوا کون کریم ہے. یا اللہ کرم کر دے. یا اللہ بتاؤ تیرے در کو چھوڑ کر کس کے در پر جاؤں اور کوئی در ہے ہی نہیں. یا اللہ تُو معاف کرنے کو پسند کرتا ہے. اور معافی کو پسند کرتا ہے. اور معافی دینے والے کو بھی تُو معاف کرتا ہے. یا اللہ آپ کا یہ اعلان ہے زمین والوں پر تم رحم کرو. آسمان والا میں تم پہ رحم کروں گا. جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کی تلاش میں جنگل میں بکریاں چرا رہا تھا. آپ نے فرشتے کو کہا میرا نام اللہ کا آواز لگاؤ. حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس آواز کو سن کر کہا بے شک یہی خداؤں کا خدا ہے. کتنا اس نام سننے میں دل میں سرور اطمینان محبت بھر گئی ہے. فریاد کیا میں دوبارہ یہ نام سننا چاہتا ہوں. فرشتے نے فرمایا اس کے لیے کچھ دینا پڑے گا. حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا آدھی بکریاں دیتا ہوں دوبارہ اللہ کا الفاظ سننا چاہتا ہوں. پھر وہ نام سنا دوبارہ اس کی طلب کی. فرشتے نے پوچھا کیا دو گے؟ باقی آدھی بکریاں، جلدی کرو سناؤ. سنا دیا پھر کہا اور سناؤ. فرشتہ نے کہا کیا دو گے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا بکریاں میں نے دے دیں بکریاں چرانے والا بن جاؤں گا. اللہ پاک نے فرشتہ کو کہا اس میرے بندہ کو کہو "یہ بکریاں بھی ساری تیری میں بھی تیرا. تُو میرا بن گیا میں تیرا بن گیا". یا اللہ میرے لیے بھی ایسا ہی اعلان اور فیصلہ سنا دے. تیرے فیصلہ کا انتظار ہے یا اللہ فیصلہ سنا دے.

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

دل مان گیا عمل کرنا آسان

میرے بھائیو دوستو میں اپنے دل کو سمجھاتا ہوں سکون اندر سے ملتا ہے. سکون کا سامان باہر کا بے کار ہے. بادشاہت سے سکون نہیں ملتا. مال سے سکون نہیں ملتا. طاقت سے سکون نہیں ملتا. اجتماعیت سے, بیٹے بھائیوں کی کثرت سے سکون نہیں ملتا. سکون تو اللہ پاک نے دین میں رکھا ہے. ہم کہیں اور ڈھونڈ رہے ہیں. کوئی شخص بیوی کے لیے پریشان, کوئی شخص بیوی سے پریشان. کوئی شخص بیٹے کے لیے پریشان, کوئی شخص بیٹوں سے پریشان. کوئی مال کے لیے پریشان, کوئی مال سے پریشان, آخرکار یہ کیوں؟ اسی لیے کہ دین ہماری زندگی میں نہیں ہے. دین کا ہونا یا نہ ہونا اعمال کے اعتبار سے. ہم اچھے اعمال کریں گے, آسمان سے اچھے اور فائدے مند فیصلے آئیں گے. اگر زمین پہ اللہ کی نافرمانی کریں گے, اس جرم کی وجہ سے اللہ پاک ناراض ہو کے یہ بھی دنیا بگڑے گی آخرت تو کہیں اور زیادہ بگڑے گی. جو بھی بوئیں گے وہی کاٹیں گے. یہ دنیا عمل کرنے کی جگہ ہے آخرت جزا کا گھر ہے. ابھی اللہ کی طرف سے سنانے جتانے والے آرہے ہیں. جب آخرت میں پوچھنے والے آئیں گے پھر کرنے کا ٹائم نہیں ملے گا. اس گاڑی کے ریورس گیئر نہیں ہیں. اللہ پاک قیامت کے دن نافرمان بندوں سے کہے گا اس دنیا میں تم نے میرے پیغام اور بات کو نہ سنا اور نہ عمل کیا آج میں آپ کی فریاد سننے کے لیے تیار نہیں تو ہمارا کیا بنے گا؟؟ آج جتنا بھی افسوس کیا جائے اس کی تلافی ہے کیونکہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے. جب موت کا فرشتہ سامنے آئے گا تو توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا. میں بھی توبہ کرتا ہوں میرے بھائیو, سب بھائیوں کو میں توبہ کرنے کی درخواست کرتا ہوں. اللہ پاک ایسا کریم ذات ہے جب گناہ گار بندہ غلطی گناہوں سے توبہ کرتا ہے اللہ پاک آسمان پہ ملائکوں کو حکم دیتا ہے کہ آسمان میں چراغاں کرو میرے بندہ نے میرے ساتھ صلح کیا ہے. اللہ پاک جبرائیل کو حکم کرتا ہے جاؤ زمین والوں کو کہو کہ اس نے میری مانی ہے زمین والوں کہ کہو اس کی مانیں. باہر کی زندگی جو ہے اس کا دارومدار اندر دل کے اعتبار سے. اللہ پاک نے قرآن میں فرمایا یہ دل ہے یہ ٹھیک ہو جائے تو سارے اعمال ٹھیک ہو جائیں گے. سارے نبی انسان کے دلوں پہ محنت کرنے کے لیے آئے دل مان گیا عمل کرنا آسان

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

صحیح یقین کیا ہے؟

☆ کلمہ کے بعد نیک اعمال کرنے سے صحیح یقین بنتا ہے. ایک مدینے پاک میں باپ کا انتقال ہو گیا.
اس کا صدمہ اور آئندہ زندگی کی فکر بیٹے نے ماں کو کہا کمانے لانے والا ابھی تو کوئی نہیں کیا ہو گا؟ ماں ایمان
والی تھی کہا بیٹی کھانے والا مر گیا ہے کھلانے والا تو **حئی القیوم** ہے.

☆ ایک جنگل میں بکریاں چرانے والا بکریاں چرا رہا تھا. ایک قافلہ ادھر سے گذرا ان کہا ہم آپ کو کچھ
رقم دیتے ہیں. ایک بکرا ہمیں دے دو. اس کو ذبح کریں گے پکائیں گے. ہم بھی کھائیں گے آپ کو بھی دیں گے
اس چرواہے نے کہا یہ بکریاں میری نہیں ہیں. میں ایسے نہیں کر سکتا. ان کو کہا گیا مالک کو کہنا کسی بھیڑیے یا جنگل
کے جانور نے بکری کو کھالیا. پیسے جیب میں رکھ لو مگر وہ صحیح یقین والا تھا. اس نے کہا اللہ پاک تو دیکھ رہا ہے. ان
کو کیا جواب دوں گا. لہذا میں ایسے نہیں کر سکتا.

☆ حضرت عمرؓ کے خلافت کے دور میں رات کو گشت کر رہے تھے. ایک گھر سے ماں اور بیٹی کا آپس میں
تکرار ہو رہا تھا. بیٹی نے کہا کہ آج بھینس یا گائے نے دودھ کم دیا ہے. جن کو ہم دودھ دیتے ہیں اور اس میں
سے ہم بھی کھاتے ہیں وہ کیسے پورا ہو گا؟ ماں نے کہا پانی ڈال دو. بیٹی صحیح یقین والی تھی. اس نے کہا آپ کو پتہ
ہے حضرت عمرؓ کتنا سخت ہے وہ سزا دینے سے دیر نہیں کرتا. ماں نے کہا وہ ابھی یہاں تھوڑا ہی ہے. بیٹی نے کہا
ان کا اللہ تو ہے. یہ حضرت عمرؓ نے گفتگو سنی اور دروازہ پہ نشان لگا دیا. اس نیک بیٹی کا اپنے بیٹے سے نکاح کیا. جس
سے عمر ثانی حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ پیدا ہوئے قرآن پاک میں اللہ پاک نے فرمایا جس کا مفہوم ہے عورت ہو
یا مرد ہو وہ خود نیک بنے تو اس کو اس کا جوڑ اللہ پاک نیک ملے گا. کیونکہ اللہ پاک نیکوں کو نیک دیتا ہے. اللہ پاک
کہتا ہے میرے بندے نیک بن کر تو دیکھو پھر دیکھو کیا کرتا ہوں.

☆☆☆☆☆

اللہ پاک بہت قدر دان ہیں

ایمان کے کام کرنے سے جو تھکاوٹ ہوتی ہے اُس سے ایمان بڑھ جاتا ہے۔اور دنیا کا کام کرتے ہوئے جسم بھاری ہو جاتا ہے۔مثال کے طور مسلمان اذان سنتا ہے۔شیطان اُس کے اوپر حملہ کرتا ہے تو نماز پڑھیں جائے گا سننے سے زیادہ گناہگار ہو جاؤ گے اس لیے اذان نہ سنو۔یہاں تک کہے گا کہ کلمہ بھی نہ پڑھو۔جھوٹا نہ بنو یہ تو اذان ہے مسجد کی طرف یا نماز کی طرف بلاوا اس کی مثال ایسے ہے جیسے بدن کی غذا مٹی سے ہے کیونکہ بدن خود مٹی سے بنا ہے۔ اور روح کی غذا نیک اعمال ہیں۔نیک اعمال کرتے ہوئے روح طاقتور ہوتا ہے۔اور بدن ہلکا ہو جاتا ہے۔جو طاقت ور چیز ہوتی ہے وہ کمزور کو لے جاتی ہے بھلائی کی طرف۔اگر بدن کی غذا متواتر دینے سے بدن طاقت ور ہو جاتا ہے۔روح کمزور ہو جاتا ہے۔بدن جانے میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔روح سوار ہے اور بدن اس کا گھوڑا ہے۔روح طاقت ور ہو گا تو گھوڑے کو قابو میں کرے گا۔اگر گھوڑا مضبوط ہے تو سوار کے قابو میں نہیں آئے گا۔

ہجرت کرنے سے خیریں سامنے آتی ہیں۔جیسے ماں کے پیٹ میں بچہ حرکت کرے گا تو بچہ کا اور ماں کا دونوں کا خیر ہے۔اگر بچہ پیٹ میں حرکت نہیں کرے گا تو اس کا تو خیر نہیں ہے بلکہ ماں کا بھی خیر نہیں ہے۔جیسا کہ پانی کھڑے ہونے میں بدبودار گندہ ہوتا ہے۔چلنے میں خود بھی صاف رہتا ہے اور دوسروں کو بھی صاف کرتا ہے۔مثال کے طور پہ دیہات میں پیاز کی قیمت دو روپے کلو،نزدیک شہر میں 5 روپے کلو اور دور بڑے شہروں میں 10 روپے کلو اور باہر ملک میں 100 روپے کلو۔بتاؤ ہجرت سے پیاز کی قیمت بڑھی یا نہ بڑھی؟جب اس کی قیمت بڑھتی ہے تو مسلمان ہجرت کرے گا تو اس کی قیمت تو ضرور بڑھے گی۔اللہ پاک نے ہر نبی کو ہجرت کا حکم دیا ہے کیونکہ گھر سے نکلنا بڑی قربانی ہے۔جب حضور پاک ﷺ کو ہجرت کا حکم ہوا تو کعبۃ اللہ کا غلاف پکڑ کے رو بھی رہے اور کہہ بھی رہے۔اللہ کا حکم سناتے بھی رہے اور جدائی کا صدمہ بھی بتاتے رہے۔کہہ رہے تھے آپ کے پاس رہنے والوں نے رہنے نہیں دیا۔اللہ پاک نے اسی لیے ہجرت کا حکم دیا ہے کہ تم میں سے ایسی ایک جماعت ہو جو صرف " خیر کی طرف بلانے والی ہو" تو اس سے خیر پھیلے گی۔جن لوگوں نے ہجرت کی وہ اولین و سابقین میں ہیں ان کے درجے کو کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا۔حدیث کا مفہوم ہے بدر کے صحابی نے جو آدھی مٹھی جو کی خیرات کی،بعد والے احد کے برابر بھی خرچ کریں گے تو وہ اُن کے برابر نہیں ہو سکتے۔جن لوگوں نے ہر نبی کی بات کو مانا وہ اس دنیا و آخرت میں کامیابی کا پروانہ بھی اس ہی دنیا میں اُن کو ملا۔اللہ پاک بڑے قدر دان ہیں ہم بھی قدر کرنے والے بن جائیں۔

☆☆☆☆☆☆

بھلائی کا بدلہ

تین شخص سفر کر رہے تھے۔ راستے میں برسات اور آندھی ہوگئی۔ وہ پہاڑ کے کسی غار میں اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لیے اندر گھس گئے۔ اللہ کا شان ایسا ہوا اوپر سے ایک پتھر کی چٹان غار کے منہ میں آ گئی تینوں آدمی غار میں بند ہو گئے۔ آپس میں مشورہ کیا یہاں تو کوئی سکہ پیسہ کا کام نہیں ہے۔ یہاں اپنے مولا کو کوئی نیک اعمال کے صدقے میں اللہ سے دعا مانگیں کہ یہ پتھر ہٹ جائے۔ ہر ایک آدمی نے اپنا عمل اللہ کو بتا کے پتھر کو ہٹالیا۔ ایک نے کہا یا اللہ میں بکریاں چراتا تھا یہ میرا معمول تھا شام کو دودھ نکال کر پہلے ماں باپ کو پلاتا تھا پھر بیوی اور بچے دودھ استعمال کرتے تھے۔ ایک رات ایسا ہوا کہ میں بکریاں لیٹ سے لے آیا۔ دودھ نکالا۔ بچے اور بیوی تو بیدار تھی ان کو دودھ نہیں دیا۔ میں نے کہا پہلے تو ماں باپ پئیں گے پھر ہم پئیں گے۔ اتنے میں بچے سو گئے۔ جب ماں باپ اٹھے اُن کو پلایا۔ یا اگر میرا عمل آپ کے ہاں قابل قبول ہے تو اس کے صدقے میں پتھر کو ہٹاؤ تھوڑا سا پتھر ہٹ گیا۔

پھر دوسرے بھائی نے اللہ پاک کو اپنا عمل بتایا کہ میں مال دار اور خوش حال تھا۔ پڑوس میں میرے چچا کا گھر تھا۔ وہ روزی کمانے کے لیے کہیں گیا ہوا تھا۔ وہ نہیں پہنچے بچوں نے اپنی ماں سے کھانے کے لیے کچھ مانگا گھر میں کچھ تھا ہی نہیں۔ وہ میری پاس آئیں کہا کہ کچھ کھانے کے لیے دے دو۔ بچوں کے ساتھ فی سبیل اللہ یا اُدھار۔ میری نیت خراب ہوگئی۔ میں نے کہا برائی کرنے دیوگی تو دونگا ورنہ نہیں دیتا۔ وہ یہ بات سن کر واپس چلی گئی۔ بچوں کے ستانے سے پھر واپس آئی۔ اور مجھے کہنے لگیں کہ اللہ سے ڈرو نیکی کا بدلہ گناہوں سے نہ کرنا۔ اس بات کی مجھے یا اللہ تیرا خوف دل میں پیدا ہوا۔ میں نے برائی نہیں کی۔ فی سبیل اللہ کچھ کھانے کو دیا۔ یا اللہ میرا یہ عمل قبول کر کے پتھر کو حکم دو کہ ہٹ جائے۔ پتھر تھوڑا سا ہٹ گیا۔

تیسرے بھائی نے اپنے رب کو یہ کہا میرے پاس بکریاں تھیں۔ ایک مزدور بکریاں چراتا تھا۔ وقت کے حساب سے وہاں کے مزدوروں کی دس دس روپے مزدوری بڑھ گئی۔ اس نے مجھے کہا کہ میری دس روپے مزدوری بڑھاؤ۔ بڑھانے کی بجائے میں نے مارا اور وہ چھوڑ کر چلا گیا۔ جو مزدوری رہتی تھی وہ بھی نہیں لی۔ آپ کے خوف سے اس پیسوں میں بکریاں اور خرید کر علیحدہ ریوڑ بنائی۔ تیرے خوف کی وجہ سے کہ اس کی امانت میرے پاس ہے لوٹانے کے لیے ایسے کیا۔ وہ ریوڑ بڑھ گیا۔ کچھ دنوں کے بعد وہ آیا میرے پاس۔ پہلے والی مزدوری مانگی۔ میں نے کہا یہ پورا ریوڑ تیرا ہے۔ آپ کے پیسوں سے یہ خریدا تھا۔ یہ لے جاؤ۔ یہ عمل میں نے آپ کی رضا کے لیے کیا۔ اگر یہ قبول ہو گیا تو اس پتھر کو ہٹاؤ۔ پورا پتھر ہٹ گیا۔

اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہم بھی کوئی ایسا عمل کر کے اس کے بدلے میں اس دنیا میں اور آخرت میں اُن بھلائی کا بدلہ لے سکیں۔ دس دنیا میں اجر ستر آخرت میں دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس دنیا میں جس کو دس نہ ملا اُس کو آخرت میں ستر کیا ملے گا؟ جیسے اس دنیا میں حوروں سے منگنی ہوتی ہے بیاہ ہی آخرت میں جائے گی۔ جس کی منگنی نہیں ہوتی اُس کی شادی بھی نہیں ہوتی۔

جس بندہ کو اس دنیا میں زمین کے اوپر سکون نہیں ملا زمین میں جانے کے بعد بھی اندر سکون نہیں ملے گا بلکہ بے سکونی بڑھتی رہے گی. جس بندہ کو اس دنیا میں زمین کے اوپر سکون ملا مرنے کے بعد اس کا سکون دن بدن بڑھتا رہے گا. اللہ پاک نے اپنے فرمانبردار بندہ سے جو وعدے کئے ہیں وہ جنت میں ظاہر ہونگے. وہ ایسی نعمتیں ہیں, جو جس دنیا کے دل کے خیال نے یا دنیا کے دماغ نے یا دنیا کے کان نے نہ دنیا کی آنکھ نے نہ دیکھی ہونگی. اس سے بڑھ کر کہیں زیادہ کچھ ملے گا. قرآن کا قاری حافظ عالم مدرسہ کا مہتمم, بچپن سے لے کر قرآن سیکھا اور سکھایا. اُس کی ایک اللہ والے سے دوستی تھی. اس قاری صاحب کا انتقال ہو گیا. اللہ والے کو خواب میں قاری صاحب سے گفتگو ہوئی. ان سے پوچھا گیا اللہ پاک نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہا کہ اللہ نے جو وعدے کئے اس سے کہیں زیادہ ملا ہے اور آہ بھر کے کہا کہ جو اَن پڑھ بستر و اٹھا کے دین کے مارے مارے پھرتے ہیں, کوئی اُن کی سنتا نہیں, کوئی اُن کو گلے نہیں لگاتا, اُن کے ساتھ اللہ پاک نے جو معاملہ کیا ہے اُن کے آخری درجہ تک بھی نہیں میں پہنچا. باقی وعدہ سے کہیں زیادہ ملا ہے.

☆☆☆☆☆☆

دعوت اللہ سے سب کچھ ہونے کا یقین آ جائے

عوام کے نمائندے حکومت اور انصاف کی کرسی پر بیٹھنے والے ماں باپ ہوتے ہیں. دستور یہ ہے کہ "جو مالک کی مانتا ہے تو اُن کی مانی جاتی ہے" بلکہ پوری مخلوق مانتی ہے. آج اس وقت دیکھا گیا ہے کہ جس سے محبت ہوتی ہے اس کا نام یا بات بار بار لیتے ہیں. بولنے میں یا سننے میں بے زار نہیں ہوتا بلکہ دل کے کانوں سے سنتا ہے. ہونا ایسے چاہیے کہ بات کس کی ہے, کہنے والا کوئی بھی ہو. نیکی کرنے والا ہمیشہ نیکی کو ڈھونڈتا ہے. دنیا میں کوئی کسی سے ناراض ہوتا ہے تو اُس کو اور کوئی بڑی محبت یا طاقت والا اُس کو مجبور کر کے منا سکتا ہے مگر اللہ پاک کو جس نے ناراض کیا تو دنیا کی کوئی بھی بڑی ہستی یا طاقت اللہ پاک کو مجبور نہیں کر سکتی کیونکہ اللہ پاک جبار ہیں. اُن کے سامنے ساری مخلوق مجبور ہے. دنیا میں ہر انسان اپنے طور طریقے سے کامیاب ہونا چاہتا ہے مگر اللہ پاک جس سے جب جس کو کامیاب کرے گا اور وہ کامیاب ہو گا. انسان کو کامیاب ہونے کے لیے دین پہ چلنا ہو گا. دین کیا ہے؟ اللہ پاک کے احکام اور طریقے حضور پاک ﷺ وجہ کائنات اولین و آخرین سردار انبیاء محبوب خدا, ہدایت کا سورج, قیامت میں پہلے شفاعت کرنے والا, جس کی شفاعت اللہ پاک نے اس دنیا میں قبول فرمائی ہے. جو ہے میرا اور آپ کا پسندیدہ, تاجدار حضرت محمد ﷺ. اللہ پاک کا قانون ہے کہ عزت کے کام کرنے والے کو عزت دیتے ہیں, جو ذلالت کے کام کرتا ہے اُس کو اللہ پاک ذلیل کرتا ہے. پھر اللہ پاک جس کو ذلیل کرے اُس کو کوئی عزت نہیں دے سکتا. جس کو اللہ پاک عزت دیں ساری دنیا مل کے بھی اُس کو ذلیل نہیں کر سکتی. ہر کسی کا ہر عمل دیکھ رہے ہیں. جو کرے گا وہ پائے گا. جو انسان زمین والوں پہ رحم کرے گا تو پھر سات (7) آسمانوں, سات (7) زمینوں, پوری کائنات کا مالک اُس پہ رحم کرے گا. عاجزی کرنے والا کبھی مایوس یا نامراد نہیں ہو گا. خالق کی یہ صفت ہے کہ بندے کی بڑی سے بڑی غلطی یا گناہ معافی مانگنے سے معاف فرما دیتے ہیں سوائے شرک, کفر اور نفاق کے. ہر کام کرتے وقت اللہ پاک کو سامنے موجود سمجھو کیونکہ اس عمل کا قیامت میں حساب ہونے کا سوچنا چاہیے. پیر پیغمبر ڈرتے ڈرتے اس دنیا سے چلے گئے. ہمیں بھی آخر ایک دن اس دنیا سے چلے جانا ہے. جو دنیا میں کھایا, اور جو صرف اللہ پاک کی رضا خاطر نیک عمل کر کے آگے بھیج دیا وہ آخرت کا سرمایہ ہے. آخر دنیا کی ہر چیز ہمیں چھوڑے گی یا ہم اُن کو ضرور چھوڑ دیں گے. ساتھ صرف عمل ہو گا, چاہے برا ہو گا یا بھلا. کیونکہ ڈبے کی قیمت نہیں لگتی مگر جو ڈبے کے اندر ہوتا ہے (چاندی یا سونا) اُس کی قیمت لگائی جاتی ہے. یہ دنیا میں دستور ہے جس بندے کی دل میں خدا کا خوف ہوتا ہے دنیا میں اللہ تعالیٰ اُس کو ہدایت دیتے ہیں. کوئی بھی انعام لینے کے قابل ہونا ضروری ہے. بہشت میں جانے کے لیے اپنے آپ کو لائق بنانا ہو گا. باقی ان شاء اللہ خدا کے فضل سے مسلمان اور مومن کو بہشت ملے گا.

دعا

☆ یا ذوالجلال والاکرام یا راحم المساکین

یا فعال لما یرید یا ذوالقوۃ المتین

☆ اللھم صل علی محمد فی اول کلامنا اللھم صل علی محمد فی اوسط کلامنا

اللھم صل علی محمد فی آخر کلامنا

☆ اللہ پاک کی حمد جیسا کہ بندہ کہتا ہے یا ارحم الراحمین (تین مرتبہ) یہ کہنے پہ ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اللہ پاک آپ کی طرف متوجہ ہے، عرض کر دیں۔

☆ درود ابراہیمی ☆ ربنا اتنا فی الدنیا ☆ ربی جعلنی مقیم الصلوۃ

☆ اللھم انی ظلمت نفسی

☆ یا اللہ جو آپ کے راستے میں چل رہے ہیں، اُن کے جان، مال اور گھر کی حفاظت فرما۔ اُن کے صدقے میں ہمارے جان، مال اور گھر کی حفاظت فرما۔

☆ یا اللہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک جتنے مومن مسلمان قبروں میں پہنچ چکے ہیں اُن کی مغفرت اور درجے بلند فرما۔

☆ یا اللہ جو مومن مسلمان ابھی دنیا میں موجود ہیں اور قیامت تک آنے والے ہیں، اُن کی اور میری مغفرت، ہدایت، ہدایت کی محنت، روحانی و جسمانی شفاء عطا فرما۔

☆ یا اللہ مرتے وقت کلمہ نصیب فرما۔

☆ یا اللہ آپ کی رضائے الٰہی اور نبی ﷺ کی شفاعت نصیب فرما، اُن کی دعاؤں میں ہمارا سب کا حصہ نصیب فرما.....درود ابراہیمی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

چھ نمبر کی بات

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دوستو بزرگو۔ دین میں چند صفات ایسے ہیں جن کو سیکھ کر اس پہ عمل کرنے سے پورے دین پہ چلنا آسان ہوگا۔

کلمہ طیبہ: جس کا معنی و مفہوم یہ ہے کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں کلمہ کا مقصد ہے کہ اللہ پاک سے سب کچھ ہونے کا یقین اور اللہ پاک کے حکم اور ارادے کے بغیر مخلوق سے کچھ بہ نہ ہونے کا یقین میرے اور آپ کے دل میں بیٹھ جائے۔ جناب حضرت محمد ﷺ کے نورانی طریقوں پہ چل کر دونوں جہانوں کی کامیابی کا یقین میرے اور آپ کے دل میں بیٹھ جائے۔ اور جناب حضرت محمد ﷺ کے نورانی طریقوں کو چھوڑ کر غیروں کے طریقوں پہ چل کر دونوں جہانوں کی ناکامی کا یقین میرے اور آپ کے دل میں بیٹھ جائے۔

کلمہ کی فضیلت ہے کہ لا الہ الا اللہ کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں ساتوں زمین ساتوں آسمان اور جو کچھ ان میں ہے۔ اس میں رکھ دیا جائے تو پھر بھی کلمہ والا پلڑا بھاری اور وزنی ہو جائے گا کیونکہ اللہ پاک کے نام سے کوئی چیز وزنی نہیں ہے۔

نماز: کلمہ کے بعد نماز اللہ پاک کے سارے حکموں سے پہلا اور افضل حکم ہے۔ نماز اللہ پاک کے خزانوں سے لینے کا ذریعہ ہے۔ قیامت میں سب سے پہلے نماز کا حساب کتاب کیا جائے گا۔ جس کی نماز پوری اور صحیح نکلی اس کے باقی اعمال بھی پورے اور صحیح نکلیں گے۔ اگر نماز پوری اور صحیح نہ نکلی تو باقی اعمال بھی پورے اور صحیح نہیں نکلیں گے۔ نماز میں جناب حضرت محمد ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نماز شیطان کی کمر اور طاقت کو توڑنے والی ہے۔ نماز افضل جہاد ہے۔

علم وذکر: علم جنت کا راستہ ہے اور ذکر اس کی روشنی ہے۔ علم عمل کا امام ہے۔ جتنا علم زیادہ ہوگا عمل اتنا جاندار اور شاندار ہوگا علم سے جہالت ختم ہوتی ہے اور ذکر سے غفلت دور ہوتی ہے۔ ذکر سے اللہ پاک کا قرب اور دھیان نصیب ہوتا ہے۔ ذکر کی تین تسبیحات ہیں: تیسرا کلمہ، درود شریف، استغفار (کم از کم صبح و شام 100، 100 مرتبہ)

اکرام مسلم: جناب حضرت محمد ﷺ کے اخلاق کے ساتھ لوگوں سے پیش آنا۔ جو تم سے توڑے تم ان کو جوڑو۔ جو تم کو محروم کرے تو تم ان کو دو۔ چھوٹے بچوں سے شفقت کریں کیونکہ وہ گناہوں سے پاک ہیں۔ اور بڑوں کی عزت اس لیے کریں کہ ان کی نیکیاں ہم سے زیادہ ہیں۔ علماء کی قدر کرنی چاہیے کیونکہ وہ دین کے وارث ہیں۔ کسی یتیم بچے کے سر پہ شفقت کا ہاتھ رکھنے سے جتنے بھی بال ہاتھ کے نیچے آتے ہیں اللہ پاک اتنی نیکیاں عطا فرماتے ہیں۔ اتنے درجے بلند ہوتے ہیں۔ اتنے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

صحیح نیت: ہر نیک کام صرف اللہ پاک کی رضا کے لیے کرنا ہوگا. جس میں دکھلاوا, واہ واہ اور شہرت نہ ہونی چاہیے. ایسے عمل ثواب کی بجائے پکڑ کا سبب بنیں گے. اخلاص سے اللہ پاک بڑے بڑے فتنے دور کرتے ہیں.

دعوت و تبلیغ: کلمہ کی محنت سے کفر ختم ہوتا ہے اور دین دنیا میں عام ہوتا ہے. ختم نبوت کے صدقہ ہر کلمہ گو کو اللہ پاک نے یہ کام ذمہ لگایا ہے. جو شخص اپنے گھر سے دین سیکھنے یا دین کی محنت کے لیے نکلتا ہے تو اس کے گھر کو 500 فرشتے حفاظت فرماتے ہیں. جب کوئی شخص اللہ کے راستے میں اپنے اوپر ایک روپیہ خرچ کرے گا تو ان کو 7 لاکھ صدقہ کا ثواب ہوگا. اور دوسرے بھائی پہ ایک روپیہ خرچ کرتا ہے تو 20 لاکھ کا ثواب ملتا ہے. ہر کام سیکھنے سے آتا ہے. سیکھنے کے لیے چار ماہ لگا کر سیکھا جائے. کرنا تو ساری عمر ہے. آپ کا کیا ارادہ ہے؟

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہر عمل چھ صفات کے ساتھ

کلمہ والے یقین کے ساتھ: ہر عمل اس یقین کے ساتھ کیا جائے کہ اللہ پاک سے سب کچھ ہوتا ہے. اللہ پاک کے غیر سے کچھ نہیں ہوتا. اور اللہ پاک عملوں پہ فیصلے کرتے ہیں. اس عمل کرنے پہ اللہ پاک دنیا و آخرت میں کامیاب کریں گے. مثال کے طور تلاوت کرنا ایک عمل ہے. اس یقین کے ساتھ تلاوت کی جائے کہ اس تلاوت کرنے سے اللہ پاک دنیا و آخرت کے کام بنائیں گے.

نبی ﷺ کے طریقے کے ساتھ: ہر عمل نبی ﷺ کے طریقے سے کیا جائے. مثال کے طور وضو کرنا ایک عمل ہے تو وضو نبی ﷺ کے طریقہ کے مطابق کیا جائے.

اللہ پاک کو راضی کرنے کے جذبے کے ساتھ: ہر عمل میں مقصود صرف اللہ پاک کی رضا ہو. فضائل بھی مقصود نہ ہوں. مثال کے طور ایک دوست دوسرے دوست کو شادی میں شرکت کی دعوت کا کارڈ بھیجتا ہے. کارڈ پہ لکھا ہوتا ہے کہ کھانا بارہ بجے ملے گا. اب یہ دوست تیار ہو کر جائے گا مگر کھانا کھانے کی نیت سے نہیں جائے گا بلکہ دوست کی محبت میں جائے گا لیکن کھانا ملنے کا یقین بھی ہے کیونکہ دوست نے لکھا ہے. اسی طرح ہر عمل صرف اللہ پاک کے لیے کیا جائے اور عمل پہ اللہ پاک نے جو وعدہ کیا ہے اُس کا یقین بھی ہو.

اللہ پاک کے دھیان کے ساتھ: یعنی عمل کرتے وقت یہ دھیان ہو کہ اللہ پاک دیکھ رہا ہے. اللہ پاک سن رہا ہے. اور اللہ پاک میرے ساتھ ہے.

فضائل کے استحضار کے ساتھ: یعنی عمل کرتے وقت یہ بات سامنے ہو کہ اس عمل پہ کیا ملتا ہے؟ اور اس کا یقین بھی ہو.

مثال کے طور مسواک کرتے وقت یہ بات سامنے ہو کہ مسواک کا اہتمام کرنے والے کو موت کے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے.
اسی طرح وضو کرتے وقت یہ دھیان ہو کہ میرے گناہ دھل رہے ہیں. ذکر کرتے وقت فضائل سامنے ہوں کہ سبحان اللہ پڑھا
اور جنت میں درخت لگ گیا.
نفس کے مجاہدہ کے ساتھ: یعنی ہر عمل میں اپنے آپ کو تھوڑا سا تھکا کے رکھنا نفس پہ تھوڑی مشقت رکھنا عمل کو بڑھانا بھی
نفس کا مجاہدہ ہے. مثال کے طور جو ایک پارہ روزانہ تلاوت کرتا ہو وہ دو پارے کردے تو یہ نفس کا مجاہدہ ہے. مجاہدہ سے عمل
کرنے پہ عمل کا نور نصیب ہوتا ہے. اور مجاہدہ سے مکاشفہ ہوتا ہے یعنی ظاہر ہونا محسوس ہونا. مثال کے طور اشراق پڑھا تھا کام
بن گئے سارے دن کے اور حج و عمرہ کا ثواب بھی ملا یہی محسوس ہوتا ہے اس کو کہا جاتا ہے صحیح یقین. جیسا بندہ اللہ پاک میں گمان
کرتا ہے ویسا ہی پالیتا ہے.

☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

پیش لفظ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ: زیرِ نظر رسالہ میری تحریر نہیں، البتہ اس میں درج ہر بات کی پوری ذمہ داری قبول کرتا ہوں۔ اگرچہ یہ امر حیران کن ہے مگر یہی حقیقت ہے۔ اس بات کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ 2006ء میں میرا تبلیغی جماعت کے ساتھ چار ماہ کے لیے جانا ہوا۔ تبلیغی جماعت سے ۳۲ برس وابستہ رہنے اور ہزار ہا بار اپنے ارادہ کو مختلف بیانات کے بعد ہونے والی تشکیل میں لکھوانے کے بعد بالآخر میں نے رختِ سفر باندھا۔ شب جمعہ مدنی مسجد کراچی میں شرکت کے بعد جمعہ کی صبح ہماری جماعت مکی مسجد کراچی پہنچی۔

سفر پہ روانگی کے وقت میں نے اپنے گھر کے افراد بالخصوص اپنی بیوی کو مخاطب ہو کر کہا کہ اللہ پاک پہ پورا بھروسہ رکھیں اور میرے نہ ہونے کی وجہ سے یہ مت سمجھیں کہ گھر کے کام ادھورے رہیں گے یا مشکلات پیش آئیں گی۔ اللہ پاک کی مدد ہر حال میں بندہ کے ساتھ شامل حال رہتی ہے ہر سانس میں ہر قدم میں۔ جو حالات آئیں انہیں آزمائش سمجھ کر صبر کریں اور کسی بھی خاص واقعہ کو چاہے کتنا ہی بڑا واقعہ ہو جائے یہ مت سمجھیں کہ یہ اللہ کی مدد ہے۔ ہر بات ہی اللہ کی مدد ہے یہ یاد رہے۔ ان جذبات کے ساتھ میں خاندان سے رخصت ہوا۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ سفر میری زندگی کا ناقابلِ فراموش واقعہ بن جائے گا، اور جو تلقین میں اپنے گھر والوں کو کر رہا تھا وہ خود میرے لیے عمر بھر کی حیرانی و پریشانی بن جائے گی۔

۹ مارچ کی صبح ہمارا سفر پہلی تشکیل کے لحاظ سے شہداد پور (سندھ) کی جانب شروع ہوا۔ یہ نواب شاہ کے قریب ایک شہر ہے۔ جس کے نواحی علاقہ میں واقع باگو ودا دانی گوٹھ میں ہماری تشکیل تھی۔ اس گاؤں کی تین مساجد میں ہمارا دس دن قیام رہا۔ ۱۵ مارچ میری زندگی کا اہم ترین دن بن گیا جب میری ملاقات حاجی جنید صاحب سے ہوئی۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ امیر جماعت نے مسجد میں موجود واحد بیت الخلاء کی صفائی کا تقاضا جماعت کے سامنے رکھا جسے میں نے قبول کیا۔ کچھ شاپر، تیزاب اور برش وغیرہ لے کے میں بیت الخلاء میں پہنچا۔ منہ میں کپڑا لپیٹ لیا اور تیزاب سے تمام کموڈ کو صاف کرنا شروع کر دیا۔ اس دوران دل کی کیفیت یکایک تبدیل ہوئی اور میں نے بلک بلک کر روتے ہوئے اللہ پاک سے دعا کی یا اللہ مجھے سیدھی راہ دکھا اور مجھے اپنا قرب عطا فرما۔ گریہ وزاری اور دعا کے ساتھ ساتھ بیت الخلاء کی صفائی بھی جاری رہی۔ اس کے بعد میں ہاتھ وغیرہ صاف کئے اور وضو خانہ کی جانب بڑھا۔ یہاں میں نے ایک بزرگ کو دیکھا، جو تہبند باندھے بیٹھے تھے اور اپنا قمیض دھو رہے تھے۔ ان کے جسم پہ بنیان بھی نہیں تھا۔ یہ تھوڑا سا عجیب ضرور لگا مگر میں نے یہی سمجھا کہ یہ کوئی مقامی صاحب ہیں اور شاید قمیض پہ کچھ نجاست وغیرہ لگ گئی ہو گی جسے دھو رہے ہیں۔ ان سے میری سلام کے علاوہ کوئی بات چیت نہ ہوئی۔

میں جماعت کے معمولات میں شریک ہو گیا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد سے پانچ دن تک یہ بزرگ جماعت کے تمام اعمال اور ترتیب میں شامل رہے۔ پہلے ہی دن ایسا ہوا کہ کئی بار ان بزرگوں نے کچھ ایسی باتیں کیں جنہیں اپنی عادت

کے مطابق مجھے لکھنا پڑا شام کے وقت مجھے ان بزرگ (حاجی جنید صاحب) نے کہا کہ اپنا تحریر والا رجسٹر لے کے آؤ میں حاضر ہو گیا اس کے بعد انہوں نے مجھے بہت سی باتیں لکھوائیں مختلف اوقات میں پانچ دن تک یہ سلسلہ جاری رہا آخری دن بوقت روانگی مجھے حاجی صاحب نے بلایا اور ایک بوسیدہ سا صفحہ دیا جس پہ موجود تحریر کا عنوان تھا "دعوت اللہ سے سب کچھ ہونے کا یقین آجائے." یہ صفحہ دیتے وقت حاجی صاحب نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور کہا کہ یہ صفحہ دینا ہو تو فوٹو کاپی کرا کے دے دینا مگر جو تحریر لکھوائی ہے وہ صرف اپنے ہاتھ سے لکھ کر ہی دینا ورنہ کسی کو وہ تحریر نہ دینا. یہ عجیب سی ہدایت میں نے قبول کی اور من وعن اس پہ عمل بھی کیا.

حاجی صاحب کی لکھوائی گئی تمام تحریر کو میں نے بغور بار بار پڑھا مختلف علماء کرام کو چیک کرایا سب نے تصدیق کی کہ اس میں بہت اچھی باتیں ہیں اور کوئی غیر شرعی بات موجود نہیں. میں نے اس بات کا بھی اہتمام کیا کہ فقہ حنفیہ و فقہ جعفریہ کے علماء کرام سے رجوع کیا اور سب کا ایک ہی فیصلہ تھا کہ ان میں کوئی اختلافی بات نہیں اور اصلاحی لحاظ سے یہ ایک اچھی کاوش ہے.

چار ماہ کے دوران بہت سی عجیب باتیں پیش آئیں جنہیں اس رسالہ کا حصہ نہیں بنا رہا ہوں کیونکہ وہ مطلوب ہیں نہ ہی مقصود. میرا جماعت میں قیام ۱۲۰ دن تھا مگر میں ۱۰۰ دن کے بعد واپس آگیا. جس پہ بہت تنقید کا سامنا بھی کرنا پڑا مگر نہ کسی نے وجوہات میں زیادہ دلچسپی لی اور نہ ہی میں نے تفصیلات بتانے میں. عجیب ترین یہ ہوا کہ جماعت سے واپسی پہ کئی سال تک میں ہر طرح کی عبادات سے دور ہو گیا. یہ سلسلہ چار سال رہا پھر سب کچھ پہلے جیسا ہو گیا.

میں نے رسالہ میں موجود تمام تحریر کو اپنی بساط کے مطابق ہزاروں لوگوں کو لکھ کر تحفہ کے طور پہ پیش کیا. یہ سلسلہ بارہ سال جاری رہا اور پھر رواں سال خرابی صحت کے کچھ واقعات کے بعد اس تمام مواد کو کتابی شکل دینے کا ارادہ کیا. میرا مصمم ارادہ ہے اس رسالہ کو چند مزید مراحل سے گزارنے کے بعد بے حد جلد شائع کرانا ہے.

اللہ پاک تک پہنچنے کے اتنے راستے موجود ہیں جتنے تمام مخلوقات سانس لیتی ہے. یہ ایک حدیث کا مفہوم ہے. انہی راستوں میں سے ایک راستہ.. یہ تحریری مجموعہ ہے.. بفضل خدا پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ جس نیت سے آپ اس مواد کو سمجھیں گے ہمارا رب اسے قبولیت عطا فرمائے گا. جہاں تک قابلیت کی بات ہے تو وہ معیار نہیں کیونکہ اگر قابلیت معیار ہوتی تو مجھ جیسا گناہگار ترین انسان اس نعمت سے ضرور محروم ہی رہتا.

بقلم

ابو حذیفہ

۴ جون ۲۰۱۸ء

(بروز پیر بمطابق ۱۹ رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ)